اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۸ جلد ۱۵ | مطبوعہ ۲۴ فروری بروز پنجشنبہ ۱۸۸۷ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی سالانہ معہ محصول عہ/ ۲

گلدستہ اخبارات

سرکاری خبروں سے معلوم ہوا کہ اجناس روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے۔ **بقول** اخبار عام گودیانہ سے انگریزی اخبار اسلام جاری ہوگا۔ **جشن** جیوبلی پر تمام عبادت گاہوں ہندوستان میں دعائے خیر مانگی گئی۔ **آریا قوم** اور آریا مذہب کے حالات دریافت کیا چاہو۔ تو اخبار دھرم جیون لاہور دیکھا کرو۔ **جالندھر** میں سردار بکرما سنگہ نے سنگی بت پرنس آف ویلز قایم کیا ہے۔ **راجکوٹ** میں عجائب خانہ جیوبلی کے لئے ایک لاکھ ۲۰ ہزار چندہ ہوا ہے۔ **مدراس** میں یادگار جیوبلی جدید بازار کھولا گیا ہے۔ **آسٹریا** میں جنگی تیاریاں سخت ناخفا سے جاری ہیں۔ **فرانس** کی جنگی تیاریوں سے جرمنی ازالبس برانگیختہ ہے۔ **بحیرہ** جاپان میں روس کے جنگی جہاز بے طرح جمع ہونے لگے ہیں۔ **سرحد** فرانس پر جرمنی نے ساڑھے تین لاکھ فوج جرار جمع کی ہے۔ **روسی** سپاہی راستہ عبو لکرد و سرونجی سرحد دیکھتے پھرتے ہیں۔ **روس** اور فارس رشتہ تجارت باہمی کو جکڑتے جاتے ہیں۔ **چین** میں حکم ہوا ہے کہ غیر مذاہب کی مخالفت ترک کیجاوے +

روس بیشتر چڑھائی ہند کے قسطنطنیہ بھی چاہتا ہے۔ **پیرس** کے اعلی امتحان ڈاکٹری میں ۱۰۸ عورات امیدوار ہیں۔ ان میں ۴۳ روسی ہیں ۱۱ انگریز فرنچ ایک ترک۔ **وائنا** میں ایک اخبار دشمن نسوان جاری ہوا۔ **عمارت** سول ہسپتال دہلی ۳۵ ہزار روپیہ پر پادری صاحبان نے خریدی۔ **دہلی** میں اب لیڈی ڈفرن ہسپتال قایم ہوگا۔ **رنگون** میں یادگار جیوبلی کی غرض سے ایک سنگی تصویر حضور ملکہ معظمہ کی بنانے کے لئے چندہ فراہم ہوگا۔ **مسٹر** پوکس منجم گورنمنٹ مدراس نے اطلاع دی ہے کہ یہاں ایک جدید ستارہ نظر آیا غالبًا اسمیں جلد تابندگی بڑھیگی اسکا نام جیوبلی کامٹ ہوگا۔ **لنڈن** کے اخبارات نے ایک مضمون روسیوں کے ارادہ چڑھائی ہندوستان کی بابت شایع کیا ہے۔ **کلکتہ** کے بشپ صاحب نے الہ آباد و مراد آباد کے سینٹ پیٹرس چرچ میں ماہ گذشتہ ۱۴ تاریخ ۳۰ مسیحیوں کو دین پر مستقیم کیا۔ **الہ آباد** آل سنٹ چرچ کے ایک حصہ کو کلکتہ کے بشپ صاحب نے مخصوص کیا۔ اس گرجا کی بنیاد ۱۸۷۱ء میں لیڈی میور صاحبہ نے ڈالی تھی یہہ ایک بڑا عالیشان گرجا ہے۔ **افواہاً** سنا ہے کہ پادری بیرنگ صاحب بجائے الہ آباد کے سنٹرل انڈیا میں رہینگے۔ **کانپور** میں پادری ایچ منس صاحب نے ایک ہندو کو معہ اسکی زوجہ کے بپتسمہ دیا۔ **کاسگنج** ضلع ایٹہ میں پادری حسن رضا خاں صاحب نے ایک ہندو معہ اسکی بیوی اور دو لڑکوں کے بپتسمہ دیا۔ **بریلی** تھیولاجیکل سکول امسال پھر کھلیگا۔ **آنریبل** سید امیر حسن صاحب نے ایک گاڑیبان کو بیل کی آنکھہ پھوڑنیکے جرم میں ایک ماہ قید بسخت مشقت کی سزا دی۔ **بمبئی** کے مجسٹریٹ مسٹر دوسابھائی فرامجی نے ایک شخص کو اپنی بیوی سے بدسلوکی کرنیکے جرم میں دوبرس قید بسخت مشقت کی سزا دی۔ **جزیرہ** مڈگاسکر میں پچھلے ۱۴ برس کے عرصہ میں ۷ سو پروٹسٹنٹ چرچ بن گئے۔ اور اس وقت اُس جزیرہ میں کل پروٹسٹنٹ گرجے ۱۲ سو ہیں۔ ۸۰ ہزار آدمی شریک عشاء ربانی ہیں۔ اور کل کلیسیائیں اپنے خادمان دین کی پرورش آپہی کرتی ہیں +

نورافشاں

۲۴- فروری ۱۸۸۶ء

ہندو-مسلمان-اور عیسائی

بقیہ نمبر ۲

(سلسلہ قایم کرنے کے لئے دیکھو نورافشاں ۱۸ فروری)

یوں تو کہنے کو یہہ ۱۹ صدی مسیحی مذہب کی کہلاتی ہے - لیکن اگر بغور کتب سماوی کو دیکھا جاوے - تو یہہ مذہب نہ صرف ۱۹ صدی ہی سے بلکہ ابتدائے عالم سے جاری ہے - ہمیں اسوقت اس سے بحث نہیں کہ آیا یہہ مذہب بہ نسبت اور مذاہب کے کیونکر قدیم ہے - مگر ہماری غرض مسیحی بھائیوں کی ضمیر کچھ اور غرض بتلانی ہے بھائیو آپ اُس حقیقی نور کے پیرو ہیں - جسکے دیدار کے مشتاق آدم وحوا تھے - آپ اُس شہنشاہ کون ومکان کی رعیت ہیں جسکی قدمبوسی کی آرزو داؤد و سلیمان جیسے شاہونکو تھی آپ اُسکی امت ہیں جسکے نور کی تجلی سے موسیٰ نے اپنا منہہ چھپایا تھا - وہی نور ازلی دنیا میں آیا - اور آخرکار کس فروتنی خاکساری ہمدردی پاکیزگی سے بسر وقات کی شان الہی نظر آتی ہے - ایسا کامل انسان کا نمونہ دکھا دیا کہ بشر سے تو کیا ہوگا فرشتے سے ناممکن ہے ہم سب بھی اُس کامل انسان اور کامل خدا کے پیرو اور اُسی کی اُمت ہیں جسکی الہی کتاب انجیل ہمارے پاس موجود ہے - جو نہ صرف ہماری بلکہ کل دنیا کی ہدایت کے لئے کامل ہادی ہے - دنیا میں جو فخر مسیحیوں کو ہے (نہ صرف تھا اور ہیچ فخر جیسا کہ عموماً دنیا کے اور مذاہب کو ہوتا ہے) کسکو بغیر مسیحی ہونیکے کا ہیکو نصیب ہوگا - یہہ فخر تب ہی بجا ہے - جبکہ اُسکی فرمانبرداری تابعداری عجز و انکسار سے پورے طور پر کیجاوے - ورنہ زبانی جمع خرچ اور فضول بیہودہ فخر ہوگا جسکا نتیجہ سوائے تمسخر و عوام کی انگشت نمائی کے اور کیا ہوگا - اور عیسائی جو عموماً نیک اور راستباز گنے جاتے ہیں - ایسے نہ ہونے سے

آوازہ دہل ہے خوش آیندہ دور کا

کی مثل کے مصداق ہونگے +

اہل ہنود اور اہل اسلام کی بابت جو کچھ تحریر کیا گیا اُنکی نظر میں ظاہر کی گئیں - اب دیکھنا چاہئے کہ اُنمیں سے کوئی بات آپ پر تو عاید نہیں ہوتی اگر نہیں - تو سچ مچ مبارک ہو اگر ہے تو سخت رنج و افسوس ہے +

ذیل کی چند باتوں کی بابت ہم دیکھینگے کہ آیا اُن سے ہم بری ہیں یا نہیں یہہ وہی باتیں ہیں جو صرف دنیا کے متعلق ہیں - اور جو اسی دنیا میں کام آتی ہیں +

(۱) قومیت (۲) ذات پات (۳) تعصب (۴) قومی پرورش (۵) محبت +

اب ان پانچوں باتوں کا الگ الگ مختصر طور پر بیان کرینگے آپ مہربانی سے انہیں سبھی ناظرین بغور ملاحظہ فرماویں +

(۱) قومیت - دنیوی ترقی کے جتنے اسباب ہیں اُنمیں سے ایک اعلیٰ درجہ فضل کسی فرقہ یا گروہ کا ایک قوم ہونا ہے - ہند کا ایک ہونا اور بات ہے - اور قوم کا ایک ہونا امر دیگر - ابخیال کیجئے کہ ہم جو دیسی عیسائی ہیں کیا مسلمان اور ہنود کیطرح ایک قوم ہیں یا نہیں - اگر ہماری واقفیت غلطی نہیں کرتی - تو ظاہر ہے کہ تا ہنوز ہم بمقابلہ ہنود و دیگر اقوام کے کوئی خاص قوم نہیں ہوئے - یوروپین کو تو الگ رہنے دو - کیونکہ اُنکے ساتھ ہمارا تعلق رعیت و حاکم ہے یوروشین اگرچہ ہمارے ساتھ خاص تعلقات کے ذریعہ کسی قدر تعلق رکھتے ہیں مگر بعض امور میں وہ ہمسے ایسے علیحدہ ہیں کہ ہمارے ساتھ اُنکا ایک قوم ہونا امر محال معلوم ہوتا ہے - اب ہم تین گروہوں کو لیکر قومی امتیاز پر عنان توجہ پھیرتے ہیں +

بنگالی ہندوستانی - پنجابی -

اول بنگالی عیسائی آپسمیں اور صرف آپس ہی میں قومیت کی صورت رکھتے ہیں پنجابیوں - اور ہندوستانیوں سے علیحدہ رہنا اپنا فخر سمجھتے ہیں - ہندوستانی الگ اپنی ہنڈیا چڑھائے بیٹھے ہیں پنجابی اپنی نرالی کھچڑی پکاتے ہیں - ہیں تو سب عیسائی مگر دنیوی معاملہ میں ایک دوسرے سے چنداں تعلق رکھنا ہتک سمجھتے ہیں - اور وہ کون باتیں ہیں جو قومیت کے

ایک ہونیکی ان ہر سہ فریق میں سخت روک ہیں اُنکا بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے - سو ہم مختصر طور ر دو ملکہ تین باتوں کا بیان کرتے ہیں - (۱) رشتہ داری (۲) علمی فخر (۳) ملکی فخر + باقی آیندہ +

اخبار مہر نیمروز بجنور مطبوعہ ۱۴ فروری کے بہر اسلت میں آریہ سماج جالندھر کیطرف سے ایک مراسلہ نورافشاں کے اُس آرٹیکل کی تردید میں جو اکتوبر ۱۸۸۵ء کے کسی پرچہ میں سبا گاڈ طبع ہوا تھا شایع ہوا ہے +

اس جواب کو دیکھکر ہم بڑے حیران ہیں - سخت تعجب ہے کہ جواب تو بالائے طاق ہاں ایسی شتر بتر تحریر ہو کالموں میں بھر گھسیٹی ہے - کہ کیا کہیں - اور ہم اُسکا کیا جواب دیں +

لکھتے ہیں کہ "حوالہ معتبر کتابوں سے نہیں" چنانچہ مہابھارت کو غیر معتبر قرار دیا ہے - اور ویدونکا نام ہی نہ لیا - یہہ آریانہ تو ہماری مانی میں ہے ہی نہیں - پھر فرماتے ہیں - کہ حوالے غلط دیئے - اب ان مرد آدمی سے کوئی اتنا تو پوچھے کہ بھئی کیا غلطی کی صحیح کیا تھا - پھر ہنس دینگے پھر گومیدھ جگ کے معنے کرتے ہیں کہ "معیار دہ صفائی آب و ہوا و غلہ و زمین و آسمان و لغرض دفع نجاست جسم انسان کیا جاتا ہے" کیا جناب یہہ دیانندی ڈکشنری کے معنے ہیں یا کسی اور کے - اے اے کیا غضب کرتے ہو - راستی سے منہہ پھیرنا آدمیت سے بعید ہے - آپ تو ہٹ اور ضد کرتے ہیں ہمیں یاد ہے کہ ایک آریا سے اسی معاملہ میں ہماری گفتگو ہوئی تھی - اُنہوں نے اس گومیدھ جگ کے معنے تحریر مذکورہ کے برعکس فرمائے تھے - اور جب بار بار ہمنے اُنہیں دق کیا کہ گو کے معنے کیا ہیں - تو فرمایا صاحب نے بھی دو ہم تو صرف تماشا دیکھنے والے ہیں ہمیں آریا سے کیا اور دوسرے دنی کیا اُنکے ساتھ ملکر ہم بھی تماشا کرلیتے ہیں -" کیا خوب آریا مت نہوا بازی گری ہوئی جب خود آپ لوگوں کا یہہ حال ہے دوسرونکو کیا سکھاؤگے - ۵

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی + کیں رہ کہ تو میروی بترکستانست

پھر فرماتے ہیں۔ کہ آدمی کے دانت شیر درندے جانوروں کی طرح نہیں بنائے گئے۔ اِسلئے اسکو گوشت کھانا جائز نہیں"۔ کیا ذہن پر غضب کی طبیعت ہے۔ +

ہم کہتے ہیں کہ انسان کے دانت بھیڑ بکری کی طرح بنائے گئے ہیں۔ سو جناب جائیے ذرا مرغزار میں ہری ہری گھاس چرئیے چگئے۔ اور جگالی کیجئے۔ پھر باتیں بنائیگا +

اناجیل اربعہ کی ہارمنی یعنے چاروں انجیلوں کی مطابقت بزبان اردو رومنسن صاحب کی ترتیب کے موافق پادری ٹی جے سکاٹ صاحب نے تیار کی ہے جو لکھنؤ میتھوڈسٹ مشن پریس میں بخط رومن اردو چھپ رہی ہے۔ مدت سے ایسی کتاب کی ہندوستان میں ضرورت تھی۔ سو یہہ امید بھی پادری سکاٹ صاحب کی بدولت بر آئی۔ امید ہے کہ جلدی چھپکر شایع ہوگی +

پادری کے۔ سی چیٹرجی صاحب اور اُنکی میم صاحبہ کو یونائیٹیڈ بورڈ نے یاد فرمایا ہے۔ سو آپ معہ میم صاحبہ کے انعقاد جنرل اسمبلی سے پیشتر وہاں پہنچینگے۔ غالباً شروع مارچ میں پنجاب سے امریکہ روانہ ہونگے ہماری دعا ہے۔ کہ حافظ حقیقی انکو خیریت سے منزل مقصود تک پہنچائے اور صحت تندرستی سے واپس اِس ملک میں لائے۔ پادری صاحب موصوف اور اُنکی میم صاحبہ کا دم دیسی مسیحیوں وغیرہ تو سبھوں کیلئے غنیمت ہے

بسفر رفتنت مبارک باد

بسلامت روی و باز آئی

بقیہ قدیم تواریخ کا اختصار

۲۶ فصل جولیس قیصر کے بیان میں سنہ ۴۸ سے سنہ ۴۴ تک

جولیس قیصر نے مرکب پومپی کا پیچھا کیا وہاں پہنچتے ہی اُسکے دشمن کا سر اُسکے سامنے پیش کیا گیا جسکو دیکھکے وہ اُسکی پہلی دوستی کو یاد کر کے رونے لگا +

قیصر کے بادشاہی خاندان میں ایک جھگڑا ہوا تھا جسکا قیصر نے ان ایام میں فیصلہ کیا تالمی اولیٹیس شاہ مصر نے موتکے وقت خواہش کی کہ مرا شاہ تالمی اور میری کلیوپاٹرا باہم بادشاہت کریں لیکن تالمی نے اپنی بہن کو نکالدیا تب کلیوپاٹرا نے اپنا دعویٰ قائم کرنے کے لئے ایک لشکر کو جمع کیا اور قیصر کی ملاقات کیواسطے سکندریہ میں آئے اور جب دروازہ بند پایا تو اُسنے اپنے کو کپڑے کی ایک گٹھری میں ہوکے سوداگروں کے ہاتھ سے قیصر پاس پہنچائی گئی قیصر اُسکی خوبصورتی اور شیرینی آواز پر ایسا فریفتہ ہوا کہ دو سال تک سکندریہ میں رہا اور جب تالمی اتفاق سے دریائے نیل میں ڈوب مرا تو قیصر نے کلیوپاٹرا کو مصر کی ملکہ بنایا اسکے بعد قیصر نے ایشیا میں جاکے سولہ دن کے عرصہ میں فرنات کی بد ذات بیٹے فرناسیس کو فتح کرلیا وہاں سے کشتیوں پر سوار ہوکر وہ افریقہ میں گیا جہاں کیٹو اور کئی ایک اور اشخاص وتانیہ کے بادشاہ جوبہ کی مدد پاکے ملک کی بابت بحث کرنے کو تیار تھے مقام تاپ سوس میں قیصر نے پھر ایک بڑی فتح پائی جب کیٹو نے جانا کہ روم کی آزادگی جاتی ہی تو اُسنے پہلے اپنے دوستوں کو بچنے کی راہ بتائی اور آپ خودکشی کی +

اب جولیس قیصر اپنے تمام مخالفوں کو شکست دیچکا اور روم اور اُسکے تمام علاقے اُسکے ہاتھ میں آئے چنانچہ صاحبان سنت اُسکے تابعدار ہوگئے اور اُسکی مرضی کے مطابق عمر بھر کے لئے اسکو ڈکٹیٹر بنایا جب وہ روم میں لوٹ آیا اُسکے لئے چار فتح کے تماشے ہوئے اُسنے لوگوں کے درمیان بہت اناج و روپیہ بانٹا اور اپنے سپاہیوں کو زمین دی اور بہت لوگوں کو رومی حقوق سے مالامال کیا اسبات کے سبب سے لوگ اُس سے ناخوش ہوئے +

ایسے قیصر کے وقت کی وہ گنتی جو ممالک یورپ میں ابتک رائج ہے جاری کی جسکے مطابق ہر چوتھے سال میں بجائے ۳۶۵ دنوں کے ۳۶۶ لئے جاتے ہیں اسی نے شہر کارتاگو اور یہہ شہر قرنتھ کو پھر بنوایا ہر روز اُسکے اختیارات اور شہرت بڑھتی گئی اور یہہ بات ظاہر ہونے لگی کہ یہہ شخص اپنے تئیں بادشاہ بنایا چاہتا ہے لیکن ظاہر وہ کہتا تھا کہ میں بادشاہ نہیں ہونا چاہتا مگر قیصر اور جب لوگوں کے سامنے مارقس انٹونس نے ایک تاج پیش کیا اُسنے انکار کیا مگر حقیقت یہہ معلوم ہوتی ہے کہ قیصر بادشاہ کا اختیار تو چاہتا تھا مگر دانائی سے اِس خطاب کے لینے سے انکار کیا +

اِس حالت میں جب اندیشہ تھا کہ ایک شخص کی کارروائی سے سلطنت جمہوری جاتی رہیگی تو تین اشخاص کاسیاس جو کراسس کی لشکر کے باقی سپاہیوں کو لائے تھے مارقس جولیس بیروٹس کیٹو کا داماد اور اُسکا بھتیجہ بھائی وسییس نے بندش کی کہ ہم قیصر کو قتل کریں۔ یہہ بروٹس اور کیسیاس دونوں قیصر کے احسانمند تھے کیونکہ قیصر نے رحم کر کے دونوں کی جان بچائی تھی اور لیسیس جو اُس کا دوست تصور کیا گیا گال کا صوبہ دار مقرر ہوگیا تھا وہ روز جس میں وہ اپنا کام کیا چاہتے تھے مارچ کی ۱۵ تاریخ تھی جب قیصر عدالت گاہ میں جانے کو تیار ہوا اس بندش کی خبر کسیطرح عوام کو ہوگئی تھی چنانچہ ایک جادوگر نے قیصر کو کہا کہ آپ پندرہویں تاریخ سے خبردار رہیں کہتے ہیں کہ اُسکی جورو نے ایک خواب دیکھا تھا جس سے وہ ڈر گئی اور اپنے خصم کو جانے سے روک رہی تھی کہ آج گھر سے نہ جائیے مگر اسی وقت ڈیسیمس نے مذاق کے اُس کو جانے کی ترغیب دیکے کہا کہ خواب کے سبب سے گھر میں رہنا واہیات بات ہے جب بازار میں پہنچا تو قیصر کو جادوگر مذکور ملا اور کہا کہ آج ۱۵ مارچ تو آگئی قیصر بولا سچ ہے مگر ہنوز گذر نہیں گئی جب قیصر عدالت گاہ میں کرسی نشین ہوا تو مفسدوں نے اُسکو گھیرا ایک نے اُسکے سامنے عرض پیش کی جسے قیصر نے رد کیا اُسی وقت کسی نے اُسکو خنجر سے مارا اُسنے پہلے بچنے کی بہت کوشش کی مگر مفسدوں نے چاروں طرف سے گھیر کے اسکو ایسا مارا کہ اُسی مقام پر گرکے پومپی کی مورت کے پاس انتقال کیا اس طرح ۱۵ مارچ سنہ ۴۴ کو قیصر ۵۶ برس کی عمر میں ہلاک ہوا +

باقی آیندہ

مراسلات

ہندو مذہب

نمبر ۴

آریہ لوگ اس دنیا کے خلق ہونے کی بابت کیا خیال کرتے ہیں۔ ژند آوستا سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہت سی چیزیں مخلوق نہیں مثلاً ہوا۔ آسمان

زمانہ وغیرہ اور پھر خلقت شئے کی خلقت نہیں ہے جیسا کہ ہم لوگ اُسے خلقت سمجھتے ہیں اور خدا کی کلام میں مذکور ہے بلکہ اُس مادی کو جو موجود تھا آراستہ کرنا ہے۔ یہ دونوں غلطیاں وید میں بھی پائی جاتی مانی گئی ہیں۔ بلکہ وید میں اُتنا ہی عمدہ خیال نہیں پایا جاتا جتنا ژند آوستا میں پایا جاتا ہے چنانچہ ژند آوستا سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہورہ مزدہ سب اچھی چیزوں کا بانی ہے لیکن وید میں کوئی ایسا ایک نہیں ہے بلکہ کبھی اندرا اور کبھی ورونا کی بابت ایسا بیان ہوا ہے اور اب سیکڑوں برس ہوئے کہ وہ ان دونوں کی طرف منسوب نہیں کیا جاتا۔ وید میں ایک جگہ ورونا سروگیانی یعنے ہمہ دان کہلاتا ہے اور پھر وید میں ورونا کی خالقی کا صرف اتنا ہی بیان ہوا ہے کہ اُسنے اتھاہ آسمانمیں سورج کو لگا دیا اور ستی ورے کا بندوبست کیا اور زمین کی حدیں باندھیں۔

پھر وید میں یہ ذکر ہے کہ دیوتا لوگ پہلے فانی آدمی تھے اور قربانی ہی کے زور سے دیوتا بنگئے چنانچہ بہت جگہوں میں وید کے مصنف دیوتاؤں کو آدمی کہکر پکارتے ہیں اندر خود ہر قسم یعنے اعلیٰ سے اعلیٰ آدمی کہلاتا ہے +

پھر وید میں یہ بھی بیان ہے کہ دیوتا لوگ آسمان و زمین سے پیدا ہوئے ہیں یعنے آسمان اُنکا باپ اور زمین اُنکی ماں ہے۔ چنانچہ بہت جگہوں میں زمین اور آسمان دیوتاؤں کے والدین کہلاتے ہیں۔ لیکن اگرچہ خلقت کے باب میں وید سے ایسے ناقص خیالات ظاہر ہوتے ہیں تو بھی وید کے مصنف کتاب پیدائش ایک و دو باب کی طرح یہ سمجھتے تھے کہ پہلے گزشتہ

+ **حاشیہ** - دیانندجی جو پیشوا آریوں کے ہوگذرے ہیں وہ خدا کے خالق ہونے سے بالکل انکار کرنا اپنے معتقدوں کو سکھا گئے ہیں۔ اور اُنکی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنکے نزدیک تین وجود یا شخصیں انادی یعنے قدیم ہیں۔ یعنے ایشور معہ وید جیو معہ اپنے کرموں کے۔ اور پرکرتی یعنے مادہ۔ اور خدا نے کوئی چیز نیست سے ہست نہ کی ہے اور نہ کر سکتا ہے گویا جیسے خدا واجب الوجود ہے ویسے ہی وید جیو معہ کرم اور پرکرتی یعنے مادہ بھی واجب الوجود و غیر مخلوق ہیں۔ اور ایشور کا اُن سے تعلق ہے کہ ایشور صرف منش کاریگر کے انکو جوڑتا جاتا یا بناتا ہے اور یہ جوڑنا جاڑنا بھی ایشور اپنی خواہش یا ارادہ کے موجب نہیں کر سکتا تا وقتیکہ جیوں کے کرم یہ جوڑنے جاڑنے کا کام ایشور کے سپرد نہ کریں۔ اور ایشور کی ڈیوٹی یا منصبی کام صرف یہی ہے کہ جیسے کرم جو کریں ویسا ہی اُنکو شبھ اور اشبھ پھل دینے کے لئے جیو اور پرکرت یعنے مادہ کو جوڑ توڑ کر کبھی کہیں رچنا وہ رچا کرے۔ پس اول ہم ایک ہندو بنام ہنس راج جی کے رسالہ سے جسکو بدولت دیانندجی انتخاب کرکے ہدیہ ناظرین کرینگے اور پھر دیانندجی کی ان دلائل پر بھی غور کرینگے جو وہ اس بارے میں اپنی تحریروں میں پیش کر چکے ہیں +

اول ایک ہندو ہنس راج جی اپنے ایک رسالہ میں جسکو بدولت دیانندجی یوں رقمطراز ہیں۔ اور جب ایشور جیوں کے کرموں سے سرشٹی کے پہلے اُنکی کرتا ہو تو ایشور سوتنتر نہ ٹھہرا اُسکو تو ضرور جیوں کے کرموں سے سرشٹی کا رچنا اور پرلے کا کرنا لاچاری سے پڑیگا کیونکہ یہ سلسلہ انادی اُسکے اختیار و قبضہ میں نہیں ہے۔ وہ آپ کچھ نہ ٹھہرا ایشور اب گیا ہا جیون کے کرم ہی اُسکو پریرک کرکے جگت کو بنا دیتا اور سرشٹی کرا لیتے ہیں وہ (خود تو) لاچار ہے کیا وہ جیوں کے کرموں سے نہ سرشٹی کا رچنا اور پرلے کرنے میں سامرتھ ہے یہ ہرگز نہیں اُسکو ادش پھل دینا ہے تو اُسمیں ایشور کا کیا احسان و دیاں ہے انادی بستو انادی ہی ہوگی۔ لہذا شبھ اور اشبھ دونوں کرم از خود ہو جائینگے اور ہو رہے ہیں اُسمیں ایدیش کرنا ضروری ہے۔ اور جب ایشور کے انتظار کرم میں یہ ہے کہ جیو اور اُنکے کرم جگت انادی ہیں اور میں انت نہیں تو یہ سنکلپ ایشور میں رہا اور پھر سو سنکلپ بکلپ رہت کسطرح مانتے ہیں وہ خود کرموں میں بست ہے سنکلپ روپ بھی کرم ہوتا ہے اور جیوں کے کرم سے ایشور بنتا ہے در حقیقت اصل کچھ نہیں۔ پھر تحریر فرماتے ہیں کہ جیو کیا شئے اور برہمہ کیا بلا ہے اُنمیں بھید کیا ہے جیو میں شبھ اور اشبھ کرم انادی ہیں اور ایشور انادی کال سے جیوں کے پھل کرم میں پروت یعنے محو ہے۔ پس دونوں (یعنے ایشور و جیو) کرموں میں مقید ہیں۔ اور کرم دونوں پر غالب رہا۔ جیوں پر کرم میں جیسا پرورتی کرانے میں ہر رکھ ہوا ایشور میں کرم پھل والے کو ہر سبب ہوا جیو اور ایشور دونوں کرموں کے ادھین ہیں تو جیو سوتنتر آپ کچھ ہانی ایشور اور برہمہ کو تنتر پاکیوں کہ جیو رہت انادی کرموں والے کو کرم کرنے پڑینگے اور ایشور کو ضرور ادش پھل دینا پڑیگا۔ لہذا میری دانست میں جیو اور ایشور دونوں کرم ادھین ہیں کرم سرشٹی ایشور سے ہوئے۔ اور دیکھو ایشور کو یہ گیان ہے کہ میں انادی و اننت ہوں یعنے میری حد نہیں یا انت میرا نہیں۔ اور میں جیوں کو اُنکے کرموں کے موجب پھل دیتا ہوں میرا یہی کام و خدمت ہے تو ایشور جیوں کے کرموں کے ادھین ہے۔ اگر جیو کے کرم انادی نہ ہوتے تو ایشور بھی پھل دینے میں جو پڑنے و اتیتی کا کارن ہے ایشور ہی کارن نہ ہوتا تو اب جیو کا خدمتگار ایشور رہا اور کوئی کام و خدمت ایشور کے تفویض نہیں جیو نے جیسا کرم کیا اُسکو ویسا پھل دیا۔ اور جب پن اور پاپ کرم مساوی الحالت ہوتے تب اُنکے کرموں سے بلاچاری تمام مجبور پرلے کال کیا اور اُنکے باقی کرموں شبھ اشبھ سے حساب لگا کر جیو جگت کا کارن ایشور ہوا۔ اگر جیوں کے کرم انادی نہ ہوتے تو ایشور کرم پھل اوپادی جو ہے اُسکے دینے سے نرسنکلپ ہوتا۔ لہذا اب وہ سنکلپ بکلپ اوپ ایشور ہے۔ اُسکو جیون کے کرموں کا خیال و کیفیات سناتن سے ہے اسواسطے ایشور جیوں کا خدمتگار قرار پایا۔ اور موکش پدس ہت میں آدمی کا جسم ملتا ہی ہے اور جب آریت کا بہت سدھانت ہوا جس سے اصل اصول خاص ویدوں کا سناتن دھرم کہتے ہیں تو بس جو کسا نہ کیا کہا ہے۔ اب ہم دیانندجی کی اُن دلائل کو مختصر طور پر بہ تردید کے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ ناظرین بنظر انصاف اُنپر غور کریں۔ اور وہ یہ ہیں۔ دیکھو دیانندجی کا رسالہ ست دھرم وچار۔ چاند پور کا مباحثہ ۱۸۷۷ء کے صفحہ ۱۱ پر یوں تحریر کر گئے ہیں **قولہ** - پرماتما نے سب دنیا کو پرکرتی سے جسکو ایک اپاکرت و پرمانو یعنے جزو لایتجزی وغیرہ ناموں سے کہتے ہیں بنایا ہے۔ سو یہی دنیا کی علت مادی ہے جسکو وید شاستروں میں قدیم ثبوت کیا ہے۔ اور یہ ہمیشہ سے ہے +

اقول - یہاں پر دیانندجی جو ایک اپاکرت و پرمانو (یعنے ایسا ذرہ جو تقسیم نہیں ہو سکتا) کو دنیا کی علت مادی قرار دیتے ہیں محض غلط ہے۔ اسلئے پرمانو وغیرہ یعنے ذرہ علت مادی نہیں بلکہ مادی ہیں کیونکہ علت مادی فعل مادی کو کہتے ہیں نہ مادی کو۔ اور دنیا علت یا فعل مادی بھی نہیں۔ اور نہ علت یا فعل مادی ظنی ہے۔ وہ تو مجموعہ عناصر کا ہے جسکو علت العلل نے اپنی قدرت کاملہ سے خلق کیا ہے۔ اور یہ دنیا معلول ہے نہ علت مادی

تھا اور اُس میں سے یہہ دنیا پیدا ہوئی لیکن وید کے مصنف اُس سے جو بید ابیش ا — امیں ہے یعنے یہہ کہ اُس گرنتھ کے پہلے خدا نے زمین و آسمان کو خلق کیا بالکل نا واقف تھے — + باقی آیندہ

الراقم — ٹی۔ ایچ — از پنڈدادن خان +

بقیہ حاشیہ + — اور دیانندجی نے دنیا کے قدیم ہونے کے باب میں صرف مغالطہ ہی کی غرض سے کوئی شرتی وید کی تحریر نہیں فرمائی کیونکہ وید میں دیانندجی کے قول کے برعکس پایا جاتا ہے — اور وید صاف صاف کہتا ہے کہ دنیا قدیم نہیں — مثلاً دیکھو رگوید بھاگ ۱۰ میں ہے کہ پرمیشور کے سوا اور کوئی شے دیر پا نہیں — اوّل میں اسی کے سوا اور کچھہ نہ تھا سند ۱۲ نکلا — نیا اول — پھر رگوید حصہ دوسرا ہرن گربھ کے سکت میں ہے — اُسنے یعنے خدا نے تمام کو بنایا اور طاقت دی — پھر دیکھو شتدو براہمنا یعنے سلم وید کی تفسیر میں ہے یہہ سارے جگت سے پہلے صرف ایک پرمیشور ہی تھا پھر دیکھو یجروید کے شت پتا براہمنا میں ہے — خدا ہی سب سے پہلے موجود تھا اُسکے سوا اور کچھہ نہ تھا روح بھی اُسنے پیچھے ہی بنائی — پھر دیکھو رگوید پتر ۱۰ برہما میں ہے اِس جگت سے پہلے پرمیشور نے دیکھا تو کچھہ اور نہ تھا لیں ظاہر ہے کہ دیانندجی کا یہہ فرمانا کہ وید میں دنیا قدیم و ہمیشہ سے ثبوت ہوئی ہے غلط اور دھوکھا ہے پھر اُسی ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۱۲ میں دیانندجی یوں تحریر فرما گئے ہیں — **قولہ** — اُس باب میں جاننا چاہئیے کہ جو لوگ نیستی یا عدم سے ہستی یا وجود ہونا مانتے ہیں اور حکم سے جگت کی پیدایش جانتے ہیں اُنکا کہنا کسیطرح سے ٹھیک نہیں ہو سکتا — کیونکہ نیستی یا عدم سے ہستی یا وجود کا ہونا ہر حال میں ناممکن ہے جیسے کوئی کہے کہ عقیمہ یا بانجھہ عورت کے بیٹے کی شادی میں نے آنکھہ سے دیکھی ہے — وغیرہ +

اقول جاننا چاہئیے کہ دنیا یا جگت کی ہستی کے پہلے خدا کی ہستی کا ماننا مذاہب کی کتب کو قبول ہے — اور اُسکو بھی سب مذاہب کے لوگ مانتے ہیں کہ اول میں خدا کے سوا کچھہ نہ تھا — اور خدا نے اِس جگت کو اپنی قدرت کاملہ سے خلق کیا یعنے بادی وغیرہ کچھہ نہ تھا تب خدا کی قدرت کاملہ سے موجود بوجود ہوا — لیکن دیانندجی اِس موجود ہونے کو ناممکن بتاتے اور اِسمیں حیران و پریشان ہیں کہ جب خدا کے سوا اور کچھہ نہ تھا تب خدا نے کسطرح مادی وغیرہ کو موجود کر لیا جو انسان سے ہونا ناممکن ہے — سو اُنکے نزدیک گویا خدا سے ہونا بھی ناممکن ہے — لیکن ہم کہتے ہیں کہ یہہ کس عقل کا اصول ہے کہ جو کام مخلوق سے ہونا ناممکن ہے وہ خدا سے بھی نہ ہو سکے بہت کچھہ اِس دنیا میں موجود ہے جو انسان سے نہیں ہو سکتا اور انسانی عقل حیران رہجاتی ہے — مگر وہ خدا سے ہوا ہے — کیونکہ انسان ناقص العقل اتنی قدرت نہیں رکھتا کہ ہر ایک چیز کی ماہیت کو کماحقہٗ جان سکے — مثلاً سب مذاہب کے لوگ یہہ مانتے ہیں کہ خدا آنکھہ منہہ ہاتھہ وغیرہ کا محتاج نہیں سا اور دیکھتا سنتا و حکم فرماتا اور کلام کرتا ہے (جیسا کہ پنڈت جی بھی وید بھوم کا دست آرتھہ پرکاش میں وانکے پیرو دیا پرکاش میں جہاں وید کی قدامت کا ذکر ہے اس کا اقرار کرچکے ہیں کہ خدا بغیر آنکھہ کان و جسم کے دیکھہ و سن سکتا ہے لیکن ظاہر ہے کہ انسان ایسا مجبور اور مرہون ہے کہ وہ بغیر آنکھہ کان ہاتھہ وغیرہ کے کچھہ نہیں کر سکتا — پر کیا اِس سبب سے ہم خدا کامل قادر مطلق کی نسبت بھی یہہ فتویٰ دیسکتے ہیں — کہ جسمیں ہم مجبور ہیں اُسمیں وہ بھی باوجود کامل قادر مطلق ہونیکے مجبور ہے — ہرگز نہیں یا یہہ کسی کے خیال میں آ سکتا ہے کہ جسنے آنکھہ کو بنایا وہ خود دیکھہ نہیں سکتا — یا جسنے کان کو بنایا سُن نہیں سکتا وغیرہ لہذا دیانندجی کے اِس اعتراض سے دو باتیں نکلتی ہیں ایک یہہ کہ یا تو وہ خدا قادر مطلق سے بالکل نا آشنا تھے — دوم یہہ کہ بالخصوص اپنے تئیں اور وید کے دیوتاؤں عناصر وغیرہ کو خدا تصور کر کے مجبور و ناقص ٹھہراتے تھے اور اِس مجبوری کے نقص کو چھپانیکے لئے خدا قادر مطلق پر مجبوری و ناقصی کا دھبہ لگا کر اپنے لئے ایک بہانہ بناتے و عذر تلاش کرتے ہیں — پس انسان کے بغیر مادی صرف حکم و قدرت سے کچھہ پیدا کرنے سے خدا کی بیحد قدرت پر نقص عاید نہیں ہو سکتا کیونکہ انسان کو بیحد قدرت نہیں بخشی گئی — اگر دیگئی ہوتی تو یہہ بھی نیستی سے ہستی کر دکھاتا — اور یہہ تشبیہہ عالم سے بھی ظاہر ہے کہ ہر ایک درجہ کی مخلوق کے قوائے اُنکے درجے کے موافق موجود ہیں اور ادنیٰ درجہ کی مخلوق کی قوتوں کو اعلیٰ درجہ کی مخلوق کے قوائے پر فوقیت تو کیا برابری ہی نہیں مثلاً جو صنعت انسان سے ہو سکتی ہے وہ حیوانات کے نزدیک ناممکن ہے — اور جو کام حیوانات سے ہو سکتے ہیں وہ نباتات کے نزدیک و نباتات کے جمادات کے نزدیک ناممکن ہیں — لہذا جبتک نباتات حیوانات نہ ہو جاویں تبتک کیا کہہ سکتے ہیں کہ یہہ وہ کام حیوانات سے ہونا ناممکن ہے اور نیز جب تک حیوانات انسان نہ ہو جاویں تبتک یہہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں کام انسان سے ہونا ناممکن ہے — اسیطرح انسان بھی جب تک اپنے تئیں خدا نہ بنا لیں خدا کی اقتدار کی حد نہیں لگا سکتے اور نہ اسبات کے کہنے کے مجاز ہیں کہ خدا سے یہہ یا وہ کام ہونا ناممکن ہے — پس دیانند کی تقلید کرنیوالوں کو چاہئیے کہ

جیوبلی امرتسر

اور

مینوسپل کمیٹی کی کارروائی —

میاں ایڈیٹر صاحب

تسلیم — چند سطور ارسال خدمت شریف ہیں — درج اخبار فرما کر ممنون فرما دیں — وھوہذا

امرتسر میں گیارہ ماہ فروری کو جو جلسہ مینوسپل کمیٹی کا ایک بجے کا ہوا تھا اُسمیں حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوئے +

اوّل — مدرسہ اسلامیہ امرتسر کو (جسکو ہنوز ادنیٰ جگہ بھی نصیب نہ ہوگا) شفاخانہ سرکاری معہ کل متعلقہ عمارات جو بیرون دروازہ رام باغ ہے — جو ہزاروں روپیہ کی امداد سے کہیں بڑھ چڑھ کر سمجھا جاتا ہے) مرحمت فرمایا +

دوم — آریاسماج امرتسر کو (جو جمعہ جمعہ آٹھہ دن کی پیدایش اور یہہ کہنا چنداں نا واجب نہ ہوگا کہ تا ہنوز جسکا عدم و وجود برابر ہے) ایک قطعہ زمین معہ باغیچہ عنایت ہوئی — +

سوم — ہندو سبھا کو ایک قطعہ زمین موسومہ دھاب جسپر سرکار کا ہزاروں روپیہ خرچ آچکا ہے — بایں غرض دیگئی کہ وہاں سبزی منڈی قایم ہو — اور اُسکی آمدنی سے سبھا مذکور فایدہ اُٹھاوے اِس منڈی کا نام وکٹوریا مارکٹ رکھا جائیگا +

ایڈیٹر صاحب ہماری مینوسپل کمیٹی کی کارروائی آپنے دیکھی — یہہ سب کچھہ اُسی پنجابی مثل کے مصداق ہے — انہاں دِتّا مسیتیاں — گھر گھر دیّاں نون دے — سبب کیا کہ کمیٹی کے وہی تینوں ممبر ہیں مسلمان آریہ ہندو — بس لگے لینے تو جشن جیوبلی خوب ہوا اور جیوبلی کے نام کیا کیا — یہہ نہ پوچھے +

سخت افسوس کا مقام و جائے حیرت ہے کہ بیچارے عیسائیوں کو کسی نے بھی نہ پوچھا — ذرا اِن ممبران سلف گورنمنٹ کو بھی کوئی اتنا

سبزی منڈی — سبھا مارکٹ — کیا ہوتا ہے — اپنی خیر خواہی جتانے کو اللہ کے خود غرضی + ایڈیٹر

تو بہ پچھے کہ ان میونسپل کمشنروں سے ملک کو کتنا فائدہ پہنچا ہے۔ اور غربا کو کسقدر امداد بہم پہنچی ہے۔ حالانکہ اسکے برخلاف مسیحیوں سے ملک کو کسقدر نہایت نیک فوائد حاصل ہیں۔ اور عیسائی گورنمنٹ کے کسقدر خیر خواہ ہیں۔

اے میونسپل کمیٹی امرتسر یاد رہے کہ عیسائی وہی ہیں جنکے ذریعہ آج آپ کو آریہ اور اسلامیہ کی سوجھی۔ انہی کے وسیلے آج آپکو یہہ دن نصیب ہوا۔ اور آج آپ ایسے خود غرض ہوگئے کہ انکو بھول گئے۔ بار وکیا غضب آگیا۔ کچھ تو خدا کا خوف کرنا چاہئے تھا۔ اتنا تو سوچ لینا تھا کہ کیا عیسائی سرکار کی رعیت نہیں کیا عیسائیوں کے مدارس نہیں۔ جو بیرا اور بے غرض تعلیم مشن سکولوں میں دیجاتی ہے۔ بغیر لحاظ مذہب اور قومیت کے کیا آریہ سماج اور اسلامیہ مدرسہ میں ممکن ہے۔

عزیز ممبران کمیٹی امرتسر برائے خدا ذرا تو غور کرو کہ بیچارے عیسائی کب سے آپکے بچوں کو تعلیم دے رہے ہیں کیا اُنہی کے وسیلے آج آپکی آنکھوں کو بینائی حاصل نہیں کیا اُنہیں کے سکھانے سے آج آپکو یہہ فکر لاحق نہیں ہوئی کہ ہم بھی سکول بنا دیں۔ کالج تیار کریں۔ اتنی مہربانی پر بھی آج عیسائیوں کو امداد سے خارج کرتے ہو۔ قابل امداد تصور نہیں کرتے۔ اگر ذرا بھی غور کرو تو ان سب سے کہیں بڑھکر عیسائی آج مدد کے مستحق ہیں +

آپکی عورات نے جناب مس ہولٹ صاحب کے ہسپتال کے وسیلے کسقدر فوائد حاصل کئے۔ اسکا عوض آج آپنے یہہ دیا کہ پوچھا تک بھی نہیں۔ کیا یہہ خود غرضی نہیں +

آپنے ڈاکٹر ہنری کلارک صاحب کے صدر ہسپتال سے کتنا کچھ فائدہ اُٹھایا ہے جسکے بدلہ آپنے انکو ایک کوڑی کی مدد دینے سے اغماض کیا۔ مشن سکول سے آپنے اور آپکی اولاد نے کسقدر تعلیم حاصل کی۔ اور اس مبارک تقریب پر آپنے توجہ تک بھی نہ کی +

معلوم ہوا کہ یہہ جشن اور کمیٹی کا روپیہ صرف آپہی کی ذات کے لئے مخصوص تھا۔ عیسائی بیچارے کے لئے اپنی مادر مہربان قیصر ہند کی بھی یاد رہیگی۔ کہ ہمکو کسی نے پوچھا تک بھی نہیں۔ حالانکہ یہہ بھی اُسی وفادار قوم سے ایک اعلیٰ قوم ہے +

آخر میں ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ہمارے لائق ممبر صاحبان تعصب کو بالائے طاق رکھکر عیسائیوں کو بھی اپنا ہمدرد خیر خواہ تصور فرماوینگے +

راقم۔ ایک ہندوستانی عیسائی

نور افشاں ۔ امرتسر میونسپل کمیٹی کی اس کارروائی سے ہمیں کچھ تعجب نہیں معلوم ہوتا کیونکہ یہہ کچھ نئی بات نہیں۔ ہیرودیس اور پینطوس پلاطوس کے وقت سے یہی حال چلا آتا ہے۔ مسیحی کلیسیا دنیاوی حاکموں اور دنیوی مدد کی محتاج نہیں۔ اسکا حاکم اور مددگار وہ احکم الحاکمین ہے۔ جسنے ان لوگوں کے ہاتھ حکومت دے رکھی ہے۔ جو اُسی کی مخالفت کرتے ہیں حضرت داؤد اپنے دوسرے زبور میں صاف کہتے ہیں " قومیں کسلئے جوش میں ہیں۔ اور لوگ باطل خیال کرتے ہیں۔ زمین کے بادشاہ سامہنا کرتے ہیں۔ اور سردار آپسمیں خداوند کے اور اُسکے مسیح کے مخالف منصوبے باندھتے ہیں کہ آؤ ہم اُنکے بند کھول ڈالیں۔ اور اُنکی رسیاں اپنے سے توڑ پھینکیں وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنسیگا۔ اور خداوند اُنہیں ٹھٹھوں میں اُڑا دیگا . . . الخ

ہمارے ہندوستانی بھائی اس بات پر حیران نہ ہوویں حق تو ہے۔ الا اگر کوئی ناحق کرے۔ تو کیا زور۔ ہماری فریاد خدا کے سامھنے ہے۔ وہ ہمارا مددگار ہے۔ اگر میونسپل کمیٹی نے ہمارا حق چھین کر دوسروں کو دیدیا۔ تو دینے دو۔ یہہ تو خیر مذہب کے تعصب سے ایسا کرنے ہونگے گورنمنٹ کب ہماری طرف متوجہ ہے۔ ہم اس بات کی زیادہ قصوروار گورنمنٹ کو خیال کرتے ہیں۔ اور واجبی بات ہے۔ دیکھا جائیگا یہہ کارروائی کب تک جاری رہینگی۔ آخر جو حق ہے وہی قایم رہیگا۔ آپ صبر سے خداوند کی راہ تکیں۔ کیونکہ ہماری مدد اُسی سے ہے +

مختلف واقعات

سیالکوٹ سے نامہ نگار لکھتے ہیں۔ کہ آجکل ڈسٹرکٹ سیالکوٹ میں خون کے دو مقدمہ سیشن سپرد ہیں۔ ایک سمبڑیال تحصیل سے ہی دوسرا پسرور سے یہہ ایک ہندو بیوہ کے قتل کا مقدمہ ہے۔ جسکا گلا گھونٹ کر ماری گئی یہہ بیوہ بعمر ١٥ سال نہایت حسین اور جوان تھی۔ اہل ہنود کو خدا کا خوف کرنا چاہئے۔ یہہ ادبار بیواؤں کی شادی نہ کرنے کے سبب ہے۔ مجرم گرفتار ہیں اور عالتمیں جرم کا قبالی ہوئے اب اپنے کئے کی سزا پاوینگے +

مسمی ہیرا سنگھ منادی کے مقدمہ کی بابت ١١ فروری مجسٹریٹ نے نام سمن جاری ہوئے اور حاضر عدالت ہوئے۔ عدالت سے ٢٠ فروری تاریخ مقرر ہوئی کیونکہ فوجداری مقدمہ جو ہوا آخر مدعی نے عدالت کی بیرونی ڈیوڑھی پر ١٨ فروری کو راضی نامہ داخل کر دیا کہ مجھے اب کچھ دعوی نہیں۔ (پہلے نالش ہی کا ہیکو کی تھی۔ جب کھلی میں سر دیا تو موسل سے کیا ڈر) عدالت نے منظور کیا۔ اور مدعی مدعا علیہ چلتے پھرتے نظر آئے +

غلہ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے۔ خداوند کریم فضل کرے

نور افشاں ہماری سمجھ میں مناسب تو یہہ تھا۔ کہ عدالت تک نوبت نہ پہنچتی۔ اور جو پہنچی تھی۔ تو پوری کارروائی کرنی مناسب تھی۔ بہرحال جو کچھ ہوا اچھا ہوا۔ خداوند کا فرمان ہے۔ اپنے دشمنوں کو پیار کرو +

مشنریوں اور دین مسیحی کے خدمت گذاروں کی آگاہی کے لئے اس سرکلر کو جو گورنمنٹ نے درباب معافی انکم ٹیکس جاری فرمایا ہے۔ گورنمنٹ گزٹ پنجاب مطبوعہ ٣ فروری سے بجنسہ ذیل میں درج کرتے ہیں +

محکمہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب

نمبر ٩٧٧

سرکلر نمبر ٢ مورخہ ١٢ - فروری ١٨٨٧ء

فقرہ ۱ - صاحب فنانشل کمشنر نے گورنمنٹ سے دریافت کیا تھا کہ پادریوں کی تنخواہ اور جائداد پر انکم ٹیکس لگنا چاہئے یا نہیں وہاں سے بذریعہ چٹھی صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نمبر ١٧٤٠ - ٢٣ مورخہ ٢٠ دسمبر ١٨٨٦ء جسکی نقل لف ہذا ہے یہہ فیصلہ ہوا ہے کہ اس قسم کی تنخواہ پر ٹیکس نہیں لگیگا اور پادریوں کی جائداد ٹیکس سے بری رہیگی چاہیئے کہ اب اس حکم کے مطابق عمل کیا جاوے +

> **مد محصولات**
> (احکام گورنمنٹ زیر انکم ٹیکس ایکٹ ٢ ١٨٨٦ء)

فقرہ ٢ - زنانہ مشن کی عورات کی آمدنی ٹیکس کی بریت کی بابت گورنمنٹ ہند کو لکھا گیا ہے۔ جب وہاں سے جواب آئیگا تو احکام جاری ہونگے +

ملکی ترقی کے نام سے ہندو نام کے دشمنوں اور پنڈت دیانند کے مقلدوں نے جو کچھ اخلاق اور روحانی زندگی کا ستیاناس کیا ہے۔ وہ تو ظاہر ہی ہے۔ مگر اب سوشیل اصلاح کے نام سے بھی جو کچھ کارروائیاں کیجاتی ہیں وہ بھی ایسی ہی

* کیا حال ہے اپنا سنانے سے فائدہ + شکوہ عبث ہے اسکی توجہ اب دگر نہیں ایڈیٹر

جنکو سوشیل ریفارم کے سچے حامی بغیر افسوس اور بغیر سخت ناراضی کے نہیں دیکھ سکتے حال میں امرتسر کے مشہور آریہ سماج نے وہاں پر ایک بیوہ کی شادی ایک ایسے شخص سے کرائی ہے کہ جسکے پہلے سے ایک بیوی موجود ہے۔ اور باوجود اسکے پہلی بیوی نے اس موقعہ پر بہت کچھ واویلا مچائی۔ بہت کچھ روئی بہت کچھ چلائی کہ ایسا غضب مت کرو۔ مگر دیانندیوں نے ایک نہ سنی اسکے سوائے اس شادی کے متعلق اور بھی کئی باتیں ایسی مشہور ہیں کہ جو نہایت نفرت کے لائق ہیں۔ آریا سماج کے اخبارات نے اس شادی کو ابتک مشتہر نہیں کیا۔ مگر ہم تحقیقات کر رہے ہیں۔ اور آئندہ کسی پرچہ میں کل حالات شائع کرینگے +

د ج

کانگڑہ ۱۶ فروری

جشن جوبلی کی تقریب میں انگریزوں اور دیسی عیسائیوں کے گرجوں میں دعائیں پڑھی گئیں ۱۹ قیدی عورات اور ۳۰ قیدی مرد چھوڑے گئے اور ۳۶ قیدی مرد تھوڑی تھوڑی قید والے رہا کئے گئے۔ گورکھوں میں جنگی کھیلیں ہوئیں اور تو پیں چھوڑی گئیں مشعلوں کی روشنی میں ہوائی عیسائیوں اور پولیس کے تمام ضلع میں دعوت دی گئی اور تمام میونسپل کیٹیوں کے ہیڈکوارٹروں اور پہاڑی سرداروں کے دارالخلافہ میں روشنی کی گئی اور آتشبازی چھوڑی گئی +

گورداسپور ۱۶ فروری

جشن جوبلی یہاں عمدہ طور پر منایا گیا۔ چار ہزار غربا اور بیواؤں کو کھانا دیا گیا۔ ایک صنعتی نمائشگاہ کھولی گئی اور انعامات تقسیم کئے گئے کھیلیں وغیرہ کے لئے شام تک ہوتی رہیں۔ ضلع کے کل اسکولوں کے طلبا جمع ہوئے بڑے بڑے قصبات کیطرف سے ایڈریس پیش کئے گئے روشنی کی گئی۔ اور آتشبازی چھوڑی گئی۔ دیسی لوگ ان کوششوں کے لئے جو انہوں نے اس موقعہ پر کیں شکریہ کے مستحق ہیں + ک ل

روس کی عملداری میں مسیحیوں کے مختلف فرقوں اور یہودیوں پر بڑا تشدد ہو رہا ہے۔ اسکا یہ ارادہ معلوم ہوتا ہے کہ یونانی کلیسیا کے سوا کسی دوسرے فرقہ کے مسیحیوں کا نام اس ملک میں باقی نہ رہے +

روس کے جنوبی حصہ میں چند امریکن ڈیمن وسیونی کی ایک جماعت میں انجیل کی منادی کی وجہ سے گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ امریکہ کے سفیر جو اس ملک میں ہیں انکی رہائی کے بارے میں کوشش کر رہے ہیں پر وہ تاہنوز رہا نہیں ہوئے +

شیطان کاہل الوجود آدمیوں سے اپنے لئے شاگرد بناتا ہے لیکن مسیح نے کارندہ آدمیوں میں سے شاگرد چنے۔ بیکار آدمی شیطان کا بندہ بن جاتا ہے۔ پر خدا کے بندے کارگذار لوگ ہوتے ہیں +

نہایت افسوس کی خبر ہے کہ مسٹر کلارک گمشنر ملکتی نیج کی میم صاحبہ بہت بیمار ہیں۔ خداوند مسیح انکو صحت دے۔ میم صاحبہ بیماری کے بستر پر نہایت تابعداری طبیعت سے خداوند کیطرف دھیان لگائے پڑی ہیں وہ فرماتی ہیں کہ "میں نے اپنی بیماری کے بستر پر بہت بہت عمدہ سبق سیکھے ہیں +

کوہ منصوری پر حال ہیں مس مارٹن نے رحلت کی۔ خبر ہے کہ ۲۰ یا ۳۰ ہزار روپیہ کلکتہ کے بشپ صاحب کو دی گئیں۔ کہ اس روپیہ سے جہاں مناسب ہو وہے۔ ایک گرجا بنایا جاوے + م ح

گوجرانوالہ ۱۶ فروری

جشن جوبلی یہاں بڑی گرمجوشی سے ہوا۔ دربار جسمیں تمام شریف لوگ اور افسر گوجرانوالہ کے شریک تھے ۱۱ بجے صبح کے منعقد ہوا جسکے عجائب خانہ کا کہ جسکا نام "جوبلی عجائب خانہ" ہوگا بنیادی پتھر مسٹر سٹیں نے رکھا ایک تار برقی شہر کے لوگوں کے جانب سے کوین کے پرائیویٹ سکرٹری کے پاس باظہار تشکر کے رکھے جانے کے بھیجی گئی گوجرانوالہ کی مستورات نے بھی جوبلی کی یادگار میں ایک جوبلی زنانہ سکول چندہ سے کھولنے کی تجویز کی ہے جسکا خرچ بالکل انہیں کے چندہ سے چلیگا۔ نو سو روپیہ سے زیادہ چندہ موقع پر ہو گیا = شہر میں رات کو روشنی کی گئی اور آتشبازی چھوڑی گئی تمام فرقوں کے غریب لوگوں کو کھانا دیا گیا اور میونسپل کمیٹی کیطرف سے یوروپین صاحبوں کو رات کی دعوت دیگئی + ک س

روئداد میونسپل کمیٹی لودیانہ باجلاس مسٹر

چارلس نیوٹن صاحب بہادر پریزیڈنٹ و ماسٹر مولراج صاحب وائس پریزیڈنٹ بابو جگو رام صاحب سول سرجن بابو شب سنگرداس صاحب لالہ گوبند رام صاحب بابو رام رتن صاحب خواجہ حسن علی صاحب منشی نظام الدین صاحب لالہ مجلس صاحب سید غلام محمد صاحب مرزا علی محمد خانصاحب منشی رحیم بخش صاحب ممبران واقع ۲۱ جنوری ۱۸۸۷ء +

نمبر ۱ کاغذات حصول اجازت تعمیر مکان سائیدتالو بارجہ درخواست ہائے حضور سائل درپورٹ سب کمیٹی بلاحظات لائے۔ درخواست حصول اجازت تعمیر نامنظور کی جاوے پہلے سائل نے حق حدالت دیوانی سے ثابت کرے جب حق سائل ثابت ہو تب درخواست جدید حصول اجازت تعمیر کرے بوجہ اجازت سابقہ منسوخ کیجاوے +

نمبر ۲ عرضی منکشور بکر داروغہ داروغہ صفائی بدرخواست منظوری فرمائے جانے تصور خود وعطا معہ ماہوار تنخواہ اسکی سے بموجب حکم ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر موضع ۳ جون ۱۸۸۶ء کمیٹی میں پیش ہوئی۔ کثرت رائے سے قصور سائل معاف کیاجاوے وآئندہ کو حکم ایسے ۱۰ روپیہ ماہوار تنخواہ پاوے اور اس تجویز کا بھگتا ہے وہ کافی ہے +

نمبر ۳ درخواست داروغہ چنگی امیدعطا رخصت دو ماہ بسبب جانے بجہت تصیل ملک روضہ شریف سنے لئے مدد و منشی چنگی عوض منشی کے پاس سنگری داروغہ گری تا دو مانجی منشی محمد داروغہ چنگی جگراتوں سید بوشن خود مایہ داروغہ چنگی اور نیا درخواست سنگر علی معہ غیرہ ذا کرو دران وغیرہ منشی خود بالسلسلہ رجعلا قدامت تجویز ہوئی کہ درخواست دو ماہ داروغہ چنگی کی منظور کیجاوے کام داروغہ چنگی کا زیر نگرانی منشی جیون خان داروغہ صفائی ہوگا تنخواہ داروغہ چنگی بچت میں ہے +

نمبر ۴ تخمینہ جات پل و تیاری نالی جدید مرمت نالی بتفصیل ذیل تخمینہ تیاری پل جدید متصل مکان سردار علیمحمد خان صاحب بتعداد ۱ ماہ للعہ + تخمینہ مرمت نالی کلاں عقب سرائے کہنہ بتعداد ۴ ماہ + تجویز ہوئی کہ ہر دو کام منظور کئے جاویں +

نمبر ۵ تخمینہ جات تیاری فرش جدید مرمت بجنگلہ بتفصیل ذیل فرش محلہ کوٹھی بیگم سنگ سا اعلی + مرمت جنگلہ متصل دکی بنگلہ کمیٹی میں پیش ہوئی + تجویز ہو کہ ہر دو کام منظور کئے جاویں +

نمبر ۶ تخمینہ درستی موری خانہ مرمت ہسپتال بتفصیل ذیل + مرمت مذبح خانہ تیاری پل جدید پردہ سائیں + تخمینہ مرمت ہسپتال ماعسہ کمیٹی میں پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ ہر دو کام منظور کئے جاویں لہذا بجٹ کے بیچنے شفاخانہ کی بابت صرف ہے جو بجٹ میں باقی ہیں دئے جاویں + م

نمبر ۷ تخمینہ نہری جاہ متصل مکان بابو شب سنگرداس صاحب بتعداد للعہ کمیٹی میں پیش ہوا + تجویز ہوئی کہ نہری جاہ کا بنایا جانا منظور کیا جاوے + **نمبر ۸** رپورٹ تحصیلدار صاحب بہادر [illegible] کرو بارجو ایام سید روشنی میں امداد کا روبار خانجات شہر کے رکھے گئے تھے [illegible] سب کمیٹی میں پیش ہوئی۔ تجویز ہوئی کہ با جانا معہ منظور کیا جاوے + **نمبر ۹** رپورٹ داروغہ صفائی براہ عطا للعہ قیمت [illegible] سے آلات آتشزدگی خریدے گئے کمیٹی میں پیش ہوئی + تجویز ہوئی کہ دیا جاوے

[illegible]

[illegible]

گروہ زمین شہر والی کو شامل مکان کے کر لیوے ساور چھت جھت دالستہ سرو وچلیں
بنے شروع دیوا سے آخر تک قائم رکھے کمیٹی میں پیش ہوئی + تجویز ہوئی کہ رائے
سب کمیٹی منظور کیجاوے +

نمبر ۱۵ - رائے سب کمیٹی بابت کٹنے جانے درخت نیم واقع چھاونی لودیانہ محلہ مکان
سید ہوچار معرفت کمیٹی ہو لئے جانے تا زمانہ سایل کے گر اُسکے مکان کو صدمہ پہنچے
تو کمیٹی ذمہ دار نہوگی کمیٹی میں پیش ہوئی + تجویز ہوئی کہ سایل خود درخت کٹوا کر کمیٹی کو دے

نمبر ۱۶ - رائے سب کمیٹی حسب منشاء رزولیوشن نمبر ۱۵ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۸۹۷ء بابت
مقرر کئے جانے دو آدمی واسطے گرفتاری سانڈھان شہر جو بگڑ رہے علاقہ میونسپل میں
چھوڑ آویں اور خرچ رسد وغیرہ میونسپل سے کمیٹی میں پیش ہوئی + تجویز ہوئی
کہ تقرر دو نفر واسطے ایک ماہ کے بحساب جو ظاہر ہوا منظور کیا جاوے +

نمبر ۱۷ - رائے سب کمیٹی حسب منشاء رزولیوشن نمبر ۱۵ مورخہ ۲۳ نومبر ۱۸۹۶ء
بر رضا مندی جانے چاہ بچہ جہاں کہ نالیات پختہ ہوں تائید لئے بابو رام رتن صاحب
ممبر جلسہ تجویز ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کیجاوے نوٹس میعادی ایک ہفتہ بنام مالکان
چاہ بچہ جات جاری ہو +

نمبر ۱۸ - روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲ جنوری ۱۸۹۷ء مشعر
اسکے کہ تنخواہ صاحب اسسٹنٹ سول سرجن نصف میونسپل کمیٹی سے اور نصف ڈسٹرکٹ
فنڈ سے ملنی چاہئے کمیٹی میں پیش ہوئی + تجویز ہوئی کہ ہمراہ کاغذات متعلقہ آئندہ جلسہ میں
پیش ہو وے +

نمبر ۱۹ - عرضی خواجہ صاحب بمقدار اجازت سیڑھی ولا ور علیشاہ نسبت تعمیر مکان
جو کمیٹی سے نامنظور ہو چکی ہے دوسوال لا ور علیشاہ کمیٹی میں پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ
جلسہ آئندہ میں پیش ہو +

نمبر ۲۰ - چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ نمبر ۱۸۹۹ مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۸۹۶ء معہ نقل چٹھی صاحب
کمشنر بہادر قسمت جالندھر و رپورٹ صاحب کمشنر بہادر حفظان صحت پنجاب درباب صفائی شہر
لودیانہ کمیٹی میں پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ سب کمیٹی حسب ذیل ڈاکٹر ہکلو صاحب سٹر علی محمد صاحب
منشی رحیم بخش صاحب مقرر ہو کر آئندہ جلسہ میں رائے پیش کریں +

نمبر ۲۱ - چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نمبر ۲ مورخہ ۴ جنوری ۱۸۹۷ء معہ نقل
کیفیت صاحب کمشنر بہادر قسمت جالندھر درباب شفاخانہ جو صاحب موصوف نے بتاریخ ۲۰ دسمبر ۱۸۹۶ء
کیا و شکایات متعلقہ فرش و پرنٹنگ سیلیبیٹ ہولڈری حسب تجویز سال گذشتہ
صاحب موصوف نسبت تعدادی ماہی ۱۰۰ + تجویز ہوئی کہ تخمینہ مابین کا منظور کیا جاوے +

نمبر ۲۲ - چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نمبر ۲ مورخہ ۱ جنوری ۱۸۹۷ء در باب

لودیانہ

۱۷ - تاریخ کو بتقریب جشن جیوبلی کمیٹی میں میلہ ہوا - شیرینی طلبا کو
تقسیم کیگئی شام کو پریڈ پولیس میں آتشبازی چھوڑی گئی - بعد میں
پارٹی کی ضیافت دی گئی +

ہم نہایت خوشی سے لکھتے ہیں کہ ریورنڈ جناب پادری جان نیوٹن
صاحب بخیر و عافیت ولایت سے گذشتہ ہفتہ واپس اس ملک میں تشریف لے آئے
اسوقت لودیانہ میں فروکش ہیں مگر سنتے ہیں کہ اسی ہفتہ چند ہی روز میں ایسٹر سے پیشتر
لاہور میں تشریف لے جائینگے - اس خوشی کے ساتھ افسوس بھی ہے کہ پادری
روڈ الف صاحب جو پادری صاحب موصوف کے ہمراہ اس ملک میں تشریف لائے
تھے احمد آباد (گجرات) میں سخت بیمار ہو گئے - ابھی تک وہیں بیمار ہیں
انکی اور ہماری بھی التماس ہے کہ کلیسیائیں انکی صحت کے لئے خدا سے دعا کریں +

آخر کار کمیٹی نے ہماری تحریر پر توجہ کر کے بدو کلاں نیز دوسری گلی کا انتظام
کر دیا اگر ایک لالٹین اور منشی فضل الٰہی مدرس گورنمنٹ سکول کے گھر کے مقابل
ہو جائے - تو پھر ٹھوکریں کھانیکا اندیشہ نہ رہیگا +

غلہ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے - اسوقت عمدہ گیہوں کا ۱۰ آنہ ۱۰ اثار
ہے - خداوند فضل کرے +

ویکفیلڈ صاحب بہادر کی جگہ بتاریخ ۲۲ فروری جناب
مسٹر واکر صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر تشریف فرما لودیانہ ہوئے +

غزل

مبارکباد جیوبلی جشن قیصر ہند دام ملکہ
تصنیف منشی شنکر دیال فرحت لکھنوی -

شادمانی کا یہ ہنگام مبارک ہووے
صبح آسائش و آرام مبارک ہووے

جیوبلی جشن جناب ملکہ ہے فی الحال
سبکو یہ تہنیت عام مبارک ہووے

سولھویں فروری جمعہ کا ہے دن خیر سے
ہمکو سبکی سحر و شام مبارک ہووے

صدویں سال ہے قیصر ہندوستان
رتبہ و دبدبہ و نام مبارک ہووے

یا الٰہی ہو سدا رونق کا فزیہ شاد
نیکنامی ہے حکام مبارک ہووے

خیر خواہوں کو مبارک ہیں جاگیر و خطاب
دشمنوں کو دکھ و سرسام مبارک ہووے

طلب بخشنے مدرسے میں ہے سبکو
دولت علم کا انعام مبارک ہووے

فتح پہ جنگ جدل ظفر رہے عالمگیر
کل جہاں کو طرب عام مبارک ہووے

سایہ دامن عیسیٰ ہے سبب فرحت
فضل رب ذو الکرام مبارک ہووے

مناجات بدرگاہ خداوند مسیح

میں گنہگار ہوں یا شفیع المذنبیں
ہیں خطا و ہنر گمرہ ہوں یا شفیع المذنبیں

قید ہوں آ کر کراویں مجھ کو آزادگی
در پہ ساہوں تیرے ساپا یا شفیع المذنبیں

تو بچا مجھکو خطاوں سے خدا کے واسطے
تیرے در پر پڑا ہوں یا شفیع المذنبیں

بیکس و بیچارہ ہوں میں کوئی ہمدم نہیں
پر خطا و بیمو ہوں یا شفیع المذنبیں

تیری رحمت ہے مجھے درکار اے بحر کرم
نیر جانب تاکتا ہوں یا شفیع المذنبیں

پاک کر مجھکو گناہ سے ہوں بہت بدکار ہوں
نام لیوا میں ترا ہوں یا شفیع المذنبیں

ذات تیری ہے عجب تو ہی ہے داتا میرا
جان و دل سے مانتا ہوں یا شفیع المذنبیں

تو خدا کے ساتھ ہے اور خود خدا ہے بیگماں
تجھکو اپنا جانتا ہوں یا شفیع المذنبیں

میری حاجت ہو روا سب تجھ سے چاہا ہے جو
بیکسوں کا ہو پڑا ہوں یا شفیع المذنبیں

دل مرا تاریک ہے عصیاں سے اے نور خدا
روح خوش ہو جاتا ہوں یا شفیع المذنبیں

کھولدے آنکھیں مری تو دے مجھکو نور دے
یہ بہا عاصی مانگتا ہوں یا شفیع المذنبیں

بر ملیت نیز واعظ ہمارا مسیح
بس ترا تو ہو چکا ہوں یا شفیع المذنبیں

رسید زر

جناب پادری ٹی آر - وینڈ صاحب از امرتسر	۲
جناب جگت لسنگھ صاحب فیروزپور	عہ ۳
جناب بابو فیلیمن صاحب امرتسر	عہ ۳
پادری ہاسن علی صاحب تبشیر پنڈدادنخان	۳
سردار پیر سنگھ صاحب نوشہرہ گوٹ	۲
جناب پادری اے سیلوس صاحب فتح گڑھ	۲
جناب جے جوڈ لف صاحب گکڑ لہ	عہ ۲
بیگم صاحبہ بابو صاحبہ	۲
جناب سید خورشید صاحب بمبئی (اشتہار)	۲
جناب منشی شہاب الدین صاحب لودیانہ	۲
جناب منشی محمد ابراہیم صاحب لودیانہ	۲
جناب ڈاکٹر ایچ - ایم کلارک صاحب امرتسر	۲
جناب سمن خو صاحب سوداگر لودیانہ	۲

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی - بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا